وفات زاہد حسین

پاکستان کے اہم اور ناقابلِ تلافی نقصانات میں مسٹر زاہد حسین کا ہم سے ہمیشہ کے لئے چھن جانا بھی ہے مغصوبہ سرزمین واپس مل سکتی ہے، کھویا ہوا وقار عود کرسکتا ہے۔ چھینے ہوئے عہدے، دولت، جائداد سب کچھ لوٹ سکتا ہے لیکن خاموشی، اخلاص اور حق پرستی کے ساتھ کام کرنے والا زاہد حسین واپس نہیں آسکتا۔ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ اس سے باہر بھی اس صلاحیت کا انسان مشکل ہی سے دستیاب ہوسکتا ہے۔ اپنی خداداد فنِ اقتصادیات کی مہارت ہی نے انہیں سابق مملکتِ حیدرآباد کا وزیرِ خزانہ بنایا۔ اور ان کی ٹھوس قابلیت اور خلوص ہی کی وجہ سے قائدِ اعظم کی نظرِ انتخاب ان پر پڑی اور یہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے پہلے گورنر مقرر ہوئے۔ اس کے بعد یہ پلاننگ بورڈ کے صدر رہوئے۔ اور آخر میں ٹیکسیشن انکوائری کمیٹی کے پریزیڈنٹ کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے اس جہان فانی سے رخصت ہوگئے۔ یہ لاہور آنے کی تیاری کررہے تھے لیکن کسے معلوم تھا کہ دراصل یہ سفرِ آخرت کے لئے رختِ سفر باندھ رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تاریخِ عالم کا کوئی صفحہ اس داستان سے خالی نہیں کہ مخلص کارکنوں کو ہمیشہ بندگانِ خود غرضی کی مخالفت سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ مسٹر زاہد حسین مرحوم کو بھی اپنی صاف نوائی اور حق گوئی کا کچھ خمیازہ بھگتنا پڑا ہے۔ اس داستانِ تلخ کو یہاں دُہرانے کی گنجائش نہیں۔ بس اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ اُنہوں نے اپنی ایک رپورٹ میں لکھا تھا کہ مملکتِ پاکستان کی اقتصادی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ یہاں کا غیر عادلانہ نظامِ جاگیرداری ہے۔ اس کے نتیجے میں یہاں کے سرمائے داروں اور جاگیرداروں کی مخالفانہ سرگرمیوں کا انہیں مقابلہ کرنا پڑا۔ ان کے مخالفوں کی پشت پناہی کے لئے ان علمائے کرام کے فتوے بھی پہلے سے موجود تھے جو فنِ اقتصادیات میں مسٹر زاہد حسین کے سامنے ادنیٰ درجہ کے طالب علم کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ بہرحال کہا جاتا ہے کہ اسی صاف گوئی اور تلخ نوائی کے صلے میں انہیں اپنے عہدۂ صدارت سے الگ ہونا پڑا۔ عہدے اور مناصب آنی جانی چیزیں ہیں مگر مخلصانہ تحقیقات اور اس کے نتائج ایسی قدریں ہیں جن کو زمانہ دنیا سے تسلیم کرالیتا ہے۔

ہمارا ادارہ مرحوم کے لئے آرزوئے مغفرت اور ان کے تمام افرادِ خاندان سے دلی ہمدردی کے ساتھ صبرِ جمیل کی دعا کرتا ہے۔